۷

آدمیوں کے میلے میں

خلیل الرحمٰن اعظمی

پیش درس

انسان سماج میں زندگی گزارتا ہے۔ وہ لوگوں سے ملتا جلتا، ان سے اپنی باتیں کہتا اور ان کی باتیں سنتا ہے۔ ایسا ہر سماج میں ہوتا ہے مگر نئے زمانے میں انسان سماج کی بھیڑ میں رہ کر بھی خود کو اکیلا سمجھتا ہے۔ ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ آج کی مشینی زندگی نے انسان کو خود سماجی مشین کا پرزہ بنا دیا ہے۔ اپنا ہر کام اسے مقررہ وقت پر انجام دینا پڑتا ہے۔ گویا وہ وقت کے دائرے میں محدود ہو گیا ہے۔ اس کے اطراف زندگی کی ہماہمی جاری ہے، راستے روشنیوں سے جگمگا رہے ہیں، لوگوں کا، سواریوں کا شور و غل ہر طرف پھیلا ہے مگر اس بھیڑ اور شور میں ہر شخص خود کو کھویا ہوا محسوس کرتا ہے۔ اسے ایسے فرد کی تلاش ہے جس کے ساتھ وہ سماج میں رہتا تھا۔ وہ شہر کی بھیڑ میں اسی آدمی کی تلاش کر رہا ہے۔

جدید شاعری کے نظریے کے مطابق آج کا فرد معاشرے کی بھیڑ میں گم ہو گیا ہے۔ اس گم شدگی کو ذات کی گم شدگی بھی کہتے ہیں۔ یہ شاعرانہ کنایہ بھی ہے کہ ہر فرد کا ضمیر اس سے چھوٹ گیا ہے۔ اخلاقی ضرورت سمجھ کر فرد اس ضمیر کو، اپنے آپ کو تلاش کرے اور اس کے ساتھ زندگی گزارے۔

اس نظم میں شاعر شہر کی بھیڑ میں اپنے کھوئے ہوئے ضمیر کو تلاش کر رہا ہے۔ وہ ہر چہرے کو غور سے دیکھ رہا ہے۔ گویا اپنا عکس وہ ہر فرد کے چہرے میں تلاش کر رہا ہو۔ یہ حالت صرف شاعر کی نہیں ہے۔ اس کے مطابق معاشرے کا ہر فرد اسی عمل سے گزر رہا ہے۔

نظم 'آدمیوں کے میلے میں' شام کی منظر نگاری کی عمدہ مثال ہے۔ شہر کی روشنیاں، آتے جاتے لوگوں کی بھیڑ، ان کے شور و غل سے یہاں کچھ حسی پیکر ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس شاعرانہ بیان کو پیکر تراشی کہتے ہیں۔

جان پہچان

خلیل الرحمٰن اعظمی ۹ / اگست ۱۹۲۷ء کو سرائے میر، ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم اعظم گڑھ میں حاصل کی۔ علی گڑھ یونیورسٹی سے بی.اے، ایم.اے اور پی ایچ.ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ بعد ازاں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہی میں شعبۂ اُردو میں استاد مقرر ہوئے۔ خلیل الرحمٰن اعظمی بنیادی طور پر شاعر ہیں۔ ان کا ادبی سفر ترقی پسند تحریک کے زمانے میں شروع ہوا مگر وہ جلد ہی اس تحریک سے الگ ہو گئے اور جدیدیت کے رجحان کے ہم نوا ہو گئے۔ ان کے کلام میں روایت کی پاسداری اور جدت کی تلاش کا رجحان پایا جاتا ہے۔ وہ نظم اور غزل دونوں پر قدرت رکھتے ہیں۔ انھوں نے ذاتی محسوسات کے ساتھ ساتھ اپنے عصر کی ترجمانی بھی کی ہے۔

خلیل الرحمٰن اعظمی زبردست قوتِ حافظہ اور ذہنی صلاحیت کے مالک، اچھے شاعر اور نثر نگار تھے۔ 'اُردو میں ترقی پسند ادبی تحریک، مقدمۂ کلامِ آتش، فکر و فن' اور 'مضامینِ نو' ان کی اہم تنقیدی کتابیں ہیں۔ 'کاغذی پیرہن' اور 'نیا عہد نامہ' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ یکم جون ۱۹۷۸ء کو علی گڑھ میں ان کا انتقال ہوا۔

وہی شامِ رنگیں ، وہی شہرِ خوباں
وہی جگمگاتے ہوئے راستے ہیں
وہی روشنی ہے ، وہی قہقہے ہیں
وہی شور و غل ہے ، وہی چہچہے ہیں
اُسی طرح سے قافلے آرہے ہیں
اسی طرح پرچھائیاں ہِل رہی ہیں

اسی طرح ملتے ہیں شانوں سے شانے
اسی طرح چھوتی ہیں باہوں کو باہیں
اسی طرح رُک رُک کے کچھ دیکھتی ہیں
ہر اک موڑ پر ڈھونڈتی ہیں پناہیں

ہر اک شخص کا جیسے اپنا ہی ساتھی
کوئی اپنا ہی آدمی کھو گیا ہو
ہر اک چہرے کو غور سے تک رہا ہو
ہر اک آنکھ سے جیسے کچھ پوچھتا ہو

کہیں بھیڑ میں تم نے دیکھا ہے اس کو
کوئی میری خاطر پریشان سا ہے
کسی کی زباں سے سنا نام میرا
کوئی مجھ کو بھی پوچھتا پھر رہا ہے

کوئی شکل ایسی بھی دیکھی ہے تم نے
جو میرے لیے ہی یہاں کھو گئی ہو
جو یوں دیکھنے کو تو دیکھے سبھی کو
مگر صرف مجھ کو ہی پہچانتی ہو

معانی و اشارات

شہرِ خوباں - خوب صورت لوگوں کا شہر

چہچہے - خوشیوں بھری آوازیں

پناہیں - پناہ کی جمع، حفاظت کی جگہیں

مشقی سرگرمیاں

* ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

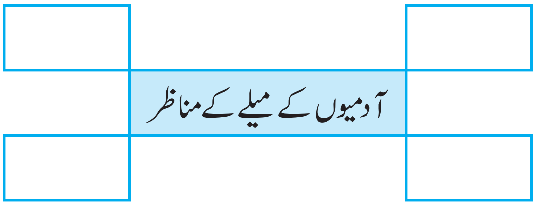

* شاعر نے آدمیوں کے میلے کی جو منظر کشی کی ہے، اُسے اپنے الفاظ میں لکھیے۔
* نظم سے ایسا شعر تلاش کرکے لکھیے جس سے پتا چلتا ہو کہ شاعر کا دوست کھو گیا ہے۔
* نظم کا وہ بند تحریر کیجیے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر کو کوئی تلاش کر رہا ہے۔
* ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

۱۔ شام و سحر کی یکسانیت اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

۲۔ شہرِ خوباں کی رنگین شام کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

۳۔ شاعر کو ہر شخص کے پریشان نظر آنے کی وجہ بیان کیجیے۔

۴۔ نظم کی مدد سے شاعر کی اس کیفیت کو بیان کیجیے جسے وہ محسوس کر رہا ہے۔

۵۔ اس نظم کے بارے میں مختصراً اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔

* درج ذیل کی استحسانی وضاحت کیجیے۔

(i) کہیں بھیڑ میں تم نے دیکھا ہے اس کو
کوئی میری خاطر پریشان سا ہے
کسی کی زباں سے سنا نام میرا
کوئی مجھ کو بھی پوچھتا پھر رہا ہے

(ii) کوئی شکل ایسی بھی دیکھی ہے تم نے
جو میرے لیے ہی یہاں کھو گئی ہو
جو یوں دیکھنے کو تو دیکھے سبھی کو
مگر صرف مجھ کو ہی پہچانتی ہو

* آدمیوں کے میلے کا مرادی مفہوم تحریر کیجیے۔

سرگرمی/ منصوبہ

اُردو کے پانچ مشہور شعرا کے تعارف کا منصوبہ 'جان پہچان' کے نام سے تیار کیجیے۔